دار الافتاء

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی
حضرت مولانا سعید مجتبٰی السعیدی

۱۔ مسئلہ وراثت اور اس کا حل

۲۔ شرعی طور پر حق مہر کی کوئی مقدار متعین ہے یا نہیں؟

(۱)

سوال: ایک عورت کا انتقال ہو جاتا ہے، جو اپنے پیچھے حسب ذیل ورثاء چھوڑ جاتی ہے۔ ان میں جائداد کس طرح تقسیم ہو گی؟ باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، خاوند۔ جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب:

صورتِ مرقومہ میں والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصّہ ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

"وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ" (النساء: ۱۱)

یعنی "میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے اس کے ترکہ میں سے چھٹا حصّہ ہے، بشرطیکہ میت کی اولاد ہو"

نیز بیٹے اور بیٹی کے درمیان جائداد "وَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ" کے اصول کے تحت تقسیم ہو گی۔ یعنی لڑکے کو لڑکی کی نسبت دوگنا حصّہ ملے گا۔

اور صورتِ مسئولہ میں خاوند کے لیے چوتھا حصّہ ہے۔ کیونکہ میت کی اولاد موجود ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

"فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ" (النساء: ۱۲)

یعنی اگر عورتوں کی اولاد موجود ہے تو خاوندوں کے لیے ان کے ترکہ میں سے چوتھا حصّہ ہے۔